Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۲۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

یوم

جلد ۶۷/۳۲	۲۷ ربیع الاوّل ۱۳۹۸ھ، ۷ امان ۱۳۵۷ھش، ۷ مارچ ۱۹۷۸ء	نمبر ۵۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ امان - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت پہلے جیسی ہی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکمیلِ ایمان کا پہلا زینہ ہر قسم کی بدیوں سے بیزار ہو جانا ہے

اِس کے لئے ضروری ہے کہ اِنسان کا دِل ہر نوع کی بدی سے بکلّی سرد ہو جائے

"قرآن شریف میں ایک جگہ ذکر کیا ہے کہ دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک حالت تو وہ ہوتی ہے کہ یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ کَاۡسٍ کَانَ مِزَاجُہَا کَافُوۡرًا۔ یعنی ایسا شربت پی لیتے ہیں جس کی ملونی کافور ہو۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ دُنیا کی محبّت سے دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ کافور ٹھنڈی چیز ہے اور زہروں کو دبا لیتا ہے ہیضہ اور وبائی امراض کے لئے مفید ہے۔ پس پہلا مرتبہ تقویٰ کا وہ ہے جس کو استعارہ کے رنگ میں یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ کَاۡسٍ کَانَ مِزَاجُہَا کَافُوۡرًا کہا گیا۔ ایسے لوگ جو کافوری شربت پی لیتے ہیں ان کے دل ہر قسم کی خیانت، ظلم، ہر نوع کی بدی اور بُرے قویٰ سے ٹھنڈے ہوتے ہیں اور یہ بات ان میں طبعاً اور فطرتاً پیدا ہوتی ہے نہ کہ تکلّف سے۔ وہ ہر قسم کی بدیوں سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ یہ معمولی بات نہیں۔ بدیوں کا چھوڑ دینا آسان نہیں۔ انجیل کا اکثر حصّہ اسی سے پُر ہے کہ بُرے کام نہ کرو، مگر یہ پہلا زینہ ہے تکمیلِ ایمان کا۔ اسی پر قانع نہیں ہو جانا چاہیئے۔ ہاں اگر انسان اس پر عمل کرے اور بدیوں کو چھوڑ دے تو دوسرے حصّہ کے لئے اللہ تعالیٰ آپ ہی مدد دیتا ہے۔ یہ بات انسان مُنہ سے تو کہہ سکتا ہے کہ میں بدیوں سے پرہیز کرتا ہوں لیکن جب مختلف قسم کے بُرے کام سامنے آتے ہیں تو بدن کانپ جاتا ہے۔

بعض گناہ موٹے موٹے ہوتے ہیں مثلاً جھوٹ بولنا، زنا کرنا، خیانت، جھوٹی گواہی دینا اور اتلافِ حقوق، شرک کرنا وغیرہ۔ لیکن بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے، مثلاً گِلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ۔ خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۷۲، صفحہ ۲۷۳)

مکرم کریم احمد صاحب نعیم ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم کی بیٹی عزیزہ امۃ العزیز نگہت کا نکاح عزیز رفیع احمد ابن مکرم محمد رفیق صاحب آف مدراس کے ہمراہ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور نے ۲۷ جنوری ۱۹۷۸ء کو مسجد دار الذکر لاہور میں پڑھا۔ تقریب رخصتانہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۸ء کو ۲ شاہ جمال روڈ اچھرہ لاہور میں عمل میں آئی جس میں مکرم محمد رفیق صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

عزیزہ امۃ العزیز نگہت حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم کی پوتی اور عزیز رفیع احمد ان کے نواسے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو طرفین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بہت مبارک کرے اور اسے مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

"لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں وہ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں۔ لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گذر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں ورنہ جو آگے نکلے انہوں نے دسویں حصّہ کی وصیت کر دی۔ جو اُن سے آگے نکلے انہوں نے نویں حصّہ کی وصیت کر دی اور پھر آٹھویں حصّہ کی۔ پھر ساتویں حصّہ کی پھر چھٹے حصّہ کی۔ کسی نے ۱/۳ کی کر دی۔ اس سے زیادہ وصیّت اسلامی تعلیم کے مطابق نہیں کر سکتے۔ لیکن لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں اولیٰ لازمی چندے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۹ فتح ۱۳۵۰ھش)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ امان ۱۳۵۷ ہش
۷ مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھلے اور بیّن نشانات سے فائدہ نہ اُٹھانے کی وجہ

اللہ تعالیٰ جب بھی اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو وہ اُس کی صداقت کو آشکار کرنے کے لئے بکثرت نشانات ظاہر کرتا ہے لیکن بہت تھوڑے لوگ ان نشانات سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اکثریت ہمیشہ ایسے ہی لوگوں کی ہوتی ہے جو اُن نشانات کو جھٹلانے اور اُن کا مذاق اُڑانے سے باز نہیں آتے۔ جو نشانات خدا تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ کے ماتحت ظاہر فرماتا ہے اُنہیں تو وہ خاطر میں نہیں لاتے اور اپنی طرف سے نئے سے نئے نشانات کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔

نشانات کے ظہور اور لوگوں کی طرف سے اُن کو جھٹلانے اور اپنی مرضی کے مطابق نئے نشانات کا مطالبہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اور بڑی ہی کثرت سے ذکر کیا ہے اس لئے کہ کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں آیا جس کی صداقت کے نشان اللہ تعالیٰ نے ظاہر نہ فرمائے ہوں اور لوگوں نے انہیں نہ جھٹلایا ہو اور اپنی مرضی کے نشانوں کا مطالبہ نہ کیا ہو۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ منکرین کی اس ذہنیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۱۱۸، ۱۱۹)

ترجمہ:- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمین کو (بغیر کسی سابق نمونہ کے) پیدا کرنے والا ہے اور جب وہ کسی امر (کے عالمِ وجود میں لانے) کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہ فرماتا ہے کہ تُو ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے (یعنی جس نشان کے ظاہر کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ ظاہر ہو جاتا ہے)۔ اور وہ لوگ جو (خدا کی حکمتوں کا) علم نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ اللہ کیوں ہم سے (براہِ راست) بات نہیں کرتا یا (کیوں) ہمارے پاس کوئی نشان نہیں آتا۔ اسی طرح (بالکل) انہی کی سی بات (وہ بھی) کہا کرتے تھے جو اُن سے پہلے (زمانہ کے لوگ) تھے۔ ان سب کے دل ہم رنگ ہو گئے ہیں۔ ہم تو ایسے لوگوں کے لئے جو یقین لے آتے ہیں ہر طرح کے نشان کھول کر بیان کر چکے ہیں (مگر یہ لوگ مانتے نہیں)

حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے مسلسل نشان ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں، وہ انہیں تو خاطر میں نہیں لاتے بلکہ اُلٹا اپنی مرضی کے نشانوں کا مطالبہ کئے جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ:-

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ؗ وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا ؗ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۸۰)

ترجمہ:- ان کے دل تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں، اور ان کی آنکھیں تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں، اور ان کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سنتے نہیں۔ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر (اصل بات یہ ہے کہ) وہ بالکل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

اس غفلت اور دل و دماغ، آنکھوں اور کانوں سے کام نہ لینے کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ایسے لوگ تقویٰ سے بالکل عاری ہوتے ہیں اور دنیا کی طرف بُری طرح جھکے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے وہ مسلسل ظاہر ہونے والے نشانات سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتے چنانچہ اللہ تعالیٰ اس غفلت اور ہٹ دھرمی کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓىِٕكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ (یونس آیات ۷ تا ۹)

ترجمہ:- رات اور دن کے آگے پیچھے آنے اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے (اس میں) متقی لوگوں کے لئے یقینی طور پر بہت سے نشان ہیں۔ جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور اس ورلی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس پر انہوں نے اطمینان پکڑ لیا ہے اور جو ہمارے نشانوں کی طرف سے غافل ہو گئے ہیں ان سب کا ٹھکانہ ان کی اپنی کمائی کی وجہ سے یقیناً (دوزخ کی) آگ ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے نشانوں سے غفلت اور لاپرواہی کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ غفلت برتنے والوں میں ایک تو تقویٰ کا فقدان ہوتا ہے دوسرے وہ آخرت کو فراموش کر کے دنیا ہی کے ہو رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو مامورینِ الٰہی کی صداقت کو آشکار کرنے والے نشانوں سے یکسر لاپرواہ رہتے ہیں اور اُن سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ فائدہ وہی اُٹھاتے ہیں جن میں تقویٰ موجود ہو اور جو دنیوی زندگی کے عیش و آرام میں سر سے پاؤں تک غرق نہ ہوتے ہوں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"نشان بیّن ہوتے ہیں مگر ان کو باریک بین دیکھ سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔ اور یہ دقتِ نظر اور معرفت سعادت کی وجہ سے عطا ہوتی ہے اور تقویٰ سے ملتی ہے۔ شقی اور فاسق اس کو نہیں دیکھ سکتا۔"

(الحکم ۲۱ مارچ ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۶۴)

پس لوگوں میں تقویٰ کا فقدان ہی اُن سے اللہ تعالیٰ کے کھلے اور بیّن نشانوں کا انکار کراتا ہے اور تقویٰ کے فقدان کی وجہ سے ہی وہ دل رکھنے کے باوجود سوچتے سمجھتے نہیں، آنکھیں رکھنے کے باوجود دیکھتے نہیں اور کان رکھنے کے باوجود سنتے نہیں۔ اسی لئے مامورینِ الٰہی سب سے زیادہ زور تقویٰ اختیار کرنے پر ہی دیتے ہیں اور تمام تر کوشش اس بات کی کرتے ہیں کہ لوگ صحیح معنوں میں متقی بنیں۔

اِک خرابہ ہے وہ گھر تُو جہاں آباد نہ ہو

ایک پتھّر ہے وہ دل جس میں تری یاد نہ ہو
اِک خرابہ ہے وہ گھر تُو جہاں آباد نہ ہو

میرا غم ساری خدائی کے دُکھوں کا غم ہے
شاد ہو جاؤں اگر کوئی بھی ناشاد نہ ہو

دل ہے وہ دل کہ رہے ضبط کا یارا جس کو
لب ہے وہ لب کہ جو آلودۂ فریاد نہ ہو

کون ہوتا ہے حریفِ مئے مرد افگنِ عشق
ایک ہی نام ہے شاید وہ تمہیں یاد نہ ہو

حُسن ہر لحظہ ہے بیتاب تجلّی کے لئے
عشق پر ہو تو مگر اتنی بھی بیداد نہ ہو

مجھ کو آفاتِ زمانہ نے سکھائے ہیں رموز
طِفل کیا سیکھے گا گر سیلیٔ استاد نہ ہو

ایک شعلہ سا نصیر آج سرِ بام اُٹھا
یہ ہیولیٰ بھی مرے ذہن کی ایجاد نہ ہو

(نصیر احمد خان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورینام میں جماعتہائے احمدیہ جنوبی امریکہ کے تیسرے جلسہ سالانہ کا انعقاد

مکرم مولوی محمد اسلم صاحب قریشی۔ انچارج مبلغ۔ گی آنا۔

(۲)

پیغامات سنائے جانے کے بعد تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ "اسلام میں شراب کی حرمت" کے موضوع پر مکرم غالب یعقوب صاحب ٹرینیڈاڈ نے انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم سے استدلال کرتے ہوئے اس دشمنِ انسانیت خیال جنبر کے مضرات اور انسانی صحت نیز اس کے اخلاقی اور روحانی لحاظ سے تباہ کن اثرات کو واضح کیا اور بتایا کہ دنیا کی بہت سی سماجی برائیوں سے نجات کا دارومدار اس ام الخبائث کے استعمال سے کلیتہً پرہیز پر ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے اور ہر وہ چیز جو فطرت انسانی کو مسخ کرنے والی ہے۔ اسلام اس سے کمال حکمت و دانائی سے منع فرماتا ہے۔ شراب انہی اشیاء میں سے ایک ہے۔

دوسری تقریر "اسلام میں خلافت کا نظام اور اس کی اہمیت" کے موضوع پر مکرم حسین محمد صاحب آف ٹرینیڈاڈ کی تھی آپ نے آیت استخلاف کی روشنی میں اس روحانی نظام کی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ دوبارہ اس آسمانی حکم کے اجراء کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس بابرکت نظام کی بدولت جماعت کے بے نظیر اتحاد، جذبۂ اطاعت اور اکنافِ عالم میں روز افزوں ترقی کو اسی نعمتِ عظمیٰ یعنی خلافت کا ثمرہ قرار دیا۔ اور احباب جماعت کو جان نثاری کے ساتھ خلافت کے نظام کی حفاظت اور خلیفۂ وقت کے ساتھ وفاداری اور محبت والفت کا تعلق قائم و دائم رکھنے کی تلقین کی۔

تیسری تقریر خاکسار کی "احمدیت کا پیغام" کے عنوان پر تھی۔ خاکسار نے سورۂ جمعہ کی روشنی میں بتایا کہ احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا نام ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخرین میں بعثت حضرت امام مہدی علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کے وجود باجود میں ہوئی ہے اور جماعت احمدیہ آخرین کی وہ مقدس اور بابرکت جماعت ہے جس کے ذریعہ اسلام کے روحانی انقلاب کی تکمیل یعنی غلبۂ اسلام بر ادیانِ باطلہ مقدر ہے۔ اس عظیم الشان و عالمگیر مہم کے لئے جن عظیم روحانی ہتھیاروں اور وسائل کی ضرورت تھی وہ اللہ تعالیٰ نے تمام و کمال حضرت مسیح موعود کو عطا فرمائے اور وہ ہتھیار وہ روشن دلائل اور آسمانی نشانات اور الٰہی تائیدات ہیں جن کی بدولت اسلام کی سچی تصویر نمایاں ہو رہی ہے اور باطل عقائد دنیا سے نابود ہوتے جا رہے ہیں۔ سو سال کی قلیل مدت میں سلسلہ احمدیہ کا اکناف عالم میں پھیل جانا۔ ایک کروڑ نفوس کا گناہوں سے توبہ کرکے نیک اور پاک زندگی بسر کرنا اور خدمت اسلام کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دینا اور دنیا میں اسلام کے حق میں ایک رو پیدا ہو جانا بصیرت کی آنکھ رکھنے والے ہر انسان کے لئے سچائی کو شناخت کرنے کا وافر سامان مہیا کرتا ہے خاکسار نے اس موقعہ پر جماعت کی اسلامی خدمات کے کئی شواہد بھی پیش کئے اور غیر از جماعت دوستوں کو ان باتوں پر پوری سنجیدگی سے سوچنے اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی طلب کرنے کی دعوت دی۔

آخری تقریر صاحب صدر مکرم محترم مولوی محمد حنیف یعقوب صاحب کی تھی آپ نے انگریزی اور اردو زبانوں میں باری باری "احمدیت عالمی مشکلات کا حل پیش کرتی ہے" کے عنوان پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا میں آج جس قدر مسائل اور مشکلات نسل انسانی کو درپیش ہیں ان سب کی بنیادی وجہ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ بنی نوع انسان کا اپنے خالق و مالک خدا پر ایمان اور اعتقاد یا تو بالکل نہیں رہا اور یا بے حد کمزور ہو گیا ہے۔ خدا پرستی کی جگہ مادہ پرستی نے لے لی ہے اور جہاں مادہ پرستی انسانی اقدار کی بنیاد ہو وہاں بنی نوع انسان سے انسانیت کی بنیادی ہمدردی، انصاف، مساوات اور باہمی عزت و احترام جیسی اعلیٰ صفات سب مفقود ہو جائیں گی۔ مختصر ترین الفاظ میں آج بنی نوع انسان کی پیچیدہ مشکلات کا واحد حل اس بات میں ہے کہ وہ خدائے واحد پر مضبوط اور زندہ ایمان پیدا کریں اور یہ زندہ ایمان صرف اور صرف اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ہی حاصل ہو سکتا ہے جسے رائج کرنے کا بیڑہ محض اللہ تعالیٰ کے حکم اور توفیق سے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کی جماعت نے اٹھایا ہے۔ آپ نے سورۂ کہف کے آخری رکوع کی روشنی میں اس موضوع پر مزید شرح و بسط سے روشنی ڈالی۔

پروگرام کی اس آخری تقریر کے بعد جماعت احمدیہ گی آنا کے وفد کے نمائندہ مکرم جان محمد الہ دینی صاحب نے اپنے وفد کی طرف سے شکریہ کے جذبات کا اظہار کیا اور ٹرینیڈاڈ کے وفد کی جانب سے مکرم حسین محمد صاحب نے جلسہ کی کامیابی اور اس بابرکت موقعہ پر شرکت کی توفیق ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ آخر میں مکرم بہادر رحم حسینی عبید اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ سورینام نے جملہ حاضرین و مہمانوں کا ان کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور جلسہ سورینام کی روز افزوں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

جلسہ کی کارروائی کے دوران خاکسار نے حضرت مصلح موعود کی ایک نظم ع

"عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہو جاؤ"

کے بعض اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے اور ان کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ جسے احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت سامعین نے بھی خاص طور پر محظوظ ہوئے اور اثر قبول کیا۔

بالآخر ۸ بجے شب اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اختتام کو پہنچا جو صاحب صدر کے ارشاد پر خاکسار مبلغ انچارج گی آنا نے کرائی۔

اجتماعی ڈنر

جلسہ کے اختتام پر جملہ شرکائے جلسہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ سورینام کی طرف سے پر تکلف کھانا پیش کیا گیا جس کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا تھا اور جو احباب جماعت نے لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کے پرخلوص تعاون سے دن بھر کی محنت کے بعد تیار کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں اور بہنوں کو اس خدمت کا اجر عظیم عطا فرمائے آمین!

نماز تہجد، درس حدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود کا اہتمام

جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے ٹرینیڈاڈ اور گی آنا کے بھائیوں اور بہنوں نے چھ روزہ قیام کے ان ایام میں باقاعدہ روزانہ نماز تہجد کی ادائیگی کا اہتمام کیا جاتا رہا اور نماز فجر کے بعد "حدیقۃ الصالحین" سے درس حدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو اور انگریزی میں درس دیا جاتا رہا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور برکت کا موجب ہوا۔ الحمد للہ!

دیگر مصروفیت

جلسہ کے علاوہ بقیہ چار ایام مختلف تقریبات میں شمولیت اور سورینام کے مختلف علاقوں کی سیر و سیاحت میں صرف ہوئے۔ چنانچہ ۲۶ دسمبر کو جملہ بیرونی مہمانان ایک منی بس اور دو کاروں میں ایک خوبصورت تفریحی مقام COLA CREEK اور ایلومینیم کا کارخانہ دیکھنے گئے۔ اسی روز رات کو ایک مخلص احمدی خاتون محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ اسحٰق مسافر صاحب کے ہاں دعوت تھی۔ ۲۷ دسمبر کو دوست شہر پارامار یبو میں مصروف رہے۔ ۲۸ دسمبر کو سارا گروپ ایک خوبصورت اور لمبے سفر پر روانہ ہوا یہ سفر سورینام کے مشرقی کنارے پر واقع قصبہ Albina کا تھا جس سے آگے دریا کے پار فرنچ گی آنا کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ قافلہ کے ارکان کو دو گھنٹے کے لئے کشتیوں پر دریا پار کر کے فرنچ گی آنا کے سرحدی قصبہ سینٹ لوران جانے کا بھی موقعہ ملا۔ واپسی پر ایک اور خوبصورت مقام MONGO کی بھی سیر کرائی گئی۔ یہ جدید قصبہ ایلومینیم کے ایک دوسرے کارخانے کے عملہ کی آبادی پر مشتمل ہے۔ یہ سارا علاقہ انتہائی سرسبز و شاداب سبزہ زاروں پر مشتمل ہے اور جنگلات کی دولت سے مالا مال ہے۔ اس طویل سفر سے رات نو بجے واپس آئے۔ متعدد جگہ FERRY کے ذریعہ دریا پار کرتے ہوئے خاصا وقت خرچ ہوتا ہے۔ ابھی ان ملکوں میں دریاؤں پر پل تعمیر نہیں ہوئے۔ ۲۹ دسمبر کو جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم محمد حنیف حسین بخش صاحب کے ہاں دعوت تھی۔ کھانے سے قبل ایک دلچسپ تقریری پروگرام بھی منعقد ہوا جس میں گی آنا اور سورینام کے مبلغین نے ایمان افروز تقاریر کیں اور ہر دو ملکوں کے احباب جماعت کو باہم اتحاد اور دوستی کو جاری رکھنے کی تلقین کی۔

ریڈیو پر تقاریر

انہی ایام میں مقامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران جماعت نے مبلغین کی ریڈیو پر ریڈیو رایاد (RAPAR) سورینام سے خاکسار کو ۱۵ منٹ کی تقریر نشر ہوئی جس میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۷۷ء کے موقعہ پر اختتامی تقریر کا خلاصہ پیش کیا جس میں حضور نے کھول کر فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام الف آخر کے مجدد ہیں اور آئندہ اصلاح و تجدید اور غلبہ اسلام کا سارا کام آپ کی جماعت کے ہاتھوں سے ہوگا (انشاء اللہ) اسی طرح اگلے روز ۲۸ دسمبر کو شام ۸ بجے بھی اسی ریڈیو اسٹیشن سے مکرم حنیف یعقوب صاحب کی تقریر نشر ہوئی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح مقام کو پیش کیا۔ یوں خدا تعالیٰ کے فضل سے بذریعہ ریڈیو بھی ہمارے سورینام میں حق کی آواز پہنچنے کے سامان پیدا ہوئے۔ الحمد للہ!

لجنہ اماء اللہ کا اجلاس

انہی ایام میں ایک شب لجنہ اماء اللہ گی آنا اور ٹرینیڈاڈ کی ممبرات نے اپنا اجلاس منعقد کیا اور لجنہ کی تنظیم کو مضبوط کرنے اور اسے زیادہ فعال بنانے کے متعلق باہم تبادلہ خیال کیا اور ایک دوسرے کو مفید مشورے دیئے۔

احمدیہ کیریبین کونسل کا اجلاس

۲۹ دسمبر کو بعد نماز عشاء مسجد ناصر میں شروع ہوا جس میں تینوں ملکوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم حنیف یعقوب صاحب صدر احمدیہ کیریبین کونسل نے کی۔ سب سے پہلے تکمیل فیصلہ جات سال گزشتہ کی رپورٹ پیش ہوئی۔ بعدہٗ ایجنڈا کی تجاویز پر غور شروع ہوا اور جماعتی ترقی کے لحاظ سے امور زیر بحث آئے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ:۔

(۱) تینوں ملکوں کا مشترکہ جلسہ سالانہ ہر سال منعقد ہوا کرے۔

(۲) لندن کی مجوزہ بین الاقوامی کانفرنس (جون ۷۸ء) میں جنوبی امریکہ کی جماعتوں سے دو نمائندے شریک ہوں۔

(۳) جلسہ سالانہ ربوہ میں حسب سابق امسال (۷۸ء) تینوں ملک باہم مل کر ایک نمائندہ بھجوایا جاتے۔

(۴) جزائر کیریبین کا تبلیغی دورہ مارچ میں عمل میں لایا جائے۔

(۵) سال رواں کے لئے دوبارہ مکرم حنیف یعقوب صاحب کو صدر احمدیہ کیریبین کونسل منتخب کیا گیا اور ان کے سیکرٹری کا بھی ٹرینیڈاڈ کے دوستوں نے ہی انتخاب کیا جو کہ مکرم حسین محمد صاحب مقرر ہوئے۔

ٹرینیڈاڈ اور گی آنا کے وفود کی واپسی

قریباً ایک ہفتہ کے نہایت ہی پُرلطف و محبت بھرے دینی ماحول سے مستفید ہونے کے بعد بیرونی مہمانوں کی روانگی کا وقت آ پہنچا۔ چنانچہ ۳۰ دسمبر کو علی الصبح ۵ بجے خشکی کے راستے گی آنا کا وفد اپنے ملک کے لئے روانہ ہوا اور اسی روز ٹرینیڈاڈ کا وفد بذریعہ ہوائی جہاز ٹرینیڈاڈ کے لئے روانہ ہوگیا۔ جس میں بعض دوست دو روز کے لئے گی آنا بھی ٹھہرے اور یوں باہمی تعلقات محبت و اخوت کو مضبوط کرنے کا موقعہ ملا۔ الحمد للہ کہ تمام بھائی اور بہنیں بخیر و عافیت اپنی اپنی منزل مقصود کو پہنچ گئے۔

"اخبار" گی آنا کرانیکل میں جلسہ کی خبر کی وسیع اشاعت

خاکسار نے گی آنا واپس پہنچ کر ایک لکھے واحد سرکاری روزنامہ گی آنا کرانیکل کو جلسہ سالانہ سورینام کی مفصل خبر ارسال کی جو اخبار مذکور کی ۱۳ جنوری کی اشاعت میں پورے صفحہ پر پھیلے ہوئے فوٹوز کے ساتھ جلی عنوان کے ساتھ شائع ہوئی۔ عنوان تھا۔ "دعا کے ذریعہ قلوب کو فتح کرو۔ مسلمانوں کو تلقین" اخبار نے حضور ایدہ اللہ کے پیغام کا بڑا عمدہ خلاصہ درج کیا۔ الحمد للہ!

شکریہ اور درخواست دعا

بالآخر احباب جماعت سے جنوبی امریکہ میں احمدیت کے کامیاب اثر و نفوذ کی دعا کی درخواست کے ساتھ سورینام جماعت کے ان مخلص دوستوں کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے جنہوں نے بے لوث رنگ میں جلسہ کے انتظامات کئے اور ہر رنگ میں مہمانوں کی خدمت کی۔ ان میں مکرم حسینی عبیداللہ صاحب۔ ان کی اہلیہ محترمہ، احمد عبیداللہ صاحب۔ برادرم رستم محمود صاحب۔ برادرم محمد توحید صاحب۔ برادرم ہارون جمن بخش صاحب۔ برادرم شیخ جمن بخش صاحب اور ایک عیسائی دوست مسٹر ہاسمین بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے اور جماعتی بیداری اور تبلیغ حق کی اس کوشش کو اپنے فضل سے شرف قبولیت بخشے۔ آمین ثم آمین!

نوابزادہ محمد امین خانصاحب آف بنوں کا ذکر خیر

مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح مولوی فاضل۔ بنوں

جماعت احمدیہ بنوں کے صدر نوابزادہ محمد امین خان صاحب مورخہ ۳۰ جون ۷۷ء بروز جمعرات تیسرے پہر خدا تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مجھے بڑا لمبا عرصہ مرحوم کی صدارت میں سیکرٹری کا کام کرنے کا موقعہ ملا ہے

آپ معاملات میں ایک شرعی نمونہ تھے۔ جو وعدہ بھی کرتے خوب سوچ سمجھ کر کرتے اور پھر اس میں سرمو بھی فرق نہ آنے دیتے اور اگر کوئی ان سے وعدہ خلافی کرتا تو یہ بات انہیں سخت ناگوار گذرتی۔ کہ بجٹ میں رقم لکھواتے وقت ہی ادائیگی فرما دیتے۔ ہر تحریک میں دل کھول کر حصہ لیتے رہتے۔ جہاں شریعت کی خلاف ورزی کا ذرا بھی شبہ ہوتا وہ کام نہ کرتے۔ سلسلہ کیلئے غیرت بھی ان کا قابل رشک نمونہ تھا۔

آپ ایک درویش صفت نوابزادے تھے لباس خوراک بالکل سادہ ایک دفعہ میں گھر پر موجود نہیں تھا ادھر سے آپ کا گذر ہوا تو اندر سے کچھ شور سا سنا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک بچے نے مٹکا توڑ دیا ہے اب بازار سے لانے والا بھی کوئی نہیں آپ سیدھے بازار گئے مٹکا خرید کر خود ہی اٹھا کر لائے اور گھر میں دے دیا پھر بچوں کو سمجھایا کہ تمہارے والد گھر میں نہیں اندو تم اپنی امی کو تنگ کرتے ہو اگر پھر ایسا کیا تو میں خود تمہیں سزا دوں گا۔

حساب کے بڑے پکے تھے۔ لوکل چندہ انہیں کے پاس رہتا۔ الگ لفافے میں رکھتے اور اس میں اندراج کے کاغذ بھی رکھتے مسجد احمدیہ کے لئے مدتوں پہلے جب جماعت مختلف گھروں میں نماز جمعہ ادا کرتی تھی انہوں نے ایک ڈبے پر چندہ برائے مسجد احمدیہ اور تاریخ لکھ کر ایک چٹ مضبوطی سے چپکا رکھی تھی۔ خدا تعالیٰ نے ان کی اس تحریک میں برکت فرمائی عام احباب تو معمولی چندہ ڈالا کرتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے بعض باہمت آدمی بھی بنوں میں بسلسلہ ملازمت بھیجے جنہوں نے بڑی بڑی رقوم دیں۔ محترم خان صاحب نے بذات خود بھی کافی حصہ لیا اور ہم نے ایک چھوٹا سا نیم منزلہ مکان متروکہ جائیداد سے خریدا یہی بنوں کی مسجد ہے جسے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام منتقل کرا دیا گیا ہے

خانصاحب ریاست ٹیری کے نواب خاندان کے فرد تھے ۱۹۱۸ء میں جماعت غیر مبائعین میں شامل ہوئے ۱۹۴۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے مبائعین میں شامل ہوئے آپ پہلے ٹیری میں رہتے تھے۔ ۵ نومبر ۱۹۲۳ء کو آپ اپنے ملکیتی موضع منڈا میں آگئے۔ ۲۸ء میں شہری سہولتوں اور بعض دوسری وجوہ کی بنا پر بنوں رہائش پذیر ہوئے۔ اور وفات تک یہیں رہے ۱۹۵۱ء میں آپ کو حج بیت اللہ کا شرف حاصل ہوا

آپ نے یکے بعد دیگرے دو شادیاں کیں پہلی بیگم سے کوئی اولاد نہ ہوئی اور ان کا انتقال ہوگیا۔ دوسری شادی اپنے ماموں کی صاحبزادی سے ہوئی۔ یہ بیگم صاحبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں ان کے بطن سے دو صاحبزادے مکرم واصل خان صاحب اور مکرم وصال خان صاحب ہیں۔ تین صاحبزادیاں ہیں جن میں سے ایک عزیزہ عصمت بیگم احمدی ہیں۔

آپ بڑے قد آور اور جسیم تھے۔ سرخ و سفید رنگ گھنی ڈاڑھی اور مونچھیں، چوڑا چکلا سینہ شکل بڑی بارعب، مزاج میں حلیمی تھی۔ اپنے ماموں اور خسر سے آپ کو بڑی محبت تھی۔ وہ بھی آپ سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپ نے مجھے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ میری وفات پر مجھے احمدی بھائی غسل دیں اگر جنازہ ربوہ نہ پہنچایا جا سکے تو مجھے صاحبزادہ محمد طیب صاحب کے گاؤں احمدی قبرستان میں دفن کیا جائے۔

آپ کی وفات ہوئی تو صاحبزادوں نے کہا کہ ہم اپنے والد مرحوم کی خواہش کے مطابق جنازہ ربوہ لے جائیں گے خواہ اس پر بڑی سے بڑی رقم خرچ کرنی پڑے چنانچہ ٹرک کا انتظام کیا گیا اس دن بازار میں برف کمیاب تھی مگر ٹیکسٹائل مل میں آدمی بھیج کر بلاک منگوائے تابوت تیار کروایا، جنازہ کے ساتھ ایک بڑے صاحبزادے واصل خان صاحب اور چوہدری اشفاق احمد صاحب ربوہ گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بروز جمعہ نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو قبرستان عام میں سپرد خاک کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور ان کی ساری قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

متعلقہ انعامی وظائف و شرائط سکالرشپ سکیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء کے موقع پر جس سکالرشپ کا اعلان فرمایا تھا اس کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ یہ درخواستیں ۳۰ اپریل ۱۹۷۸ء تک بمعہ مکمل کوائف (فوٹوسٹیٹ کاپی) دفتر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو پہنچ جانی چاہئیں۔ سکالرشپس کی تعداد چار ہوگی۔ ان میں سے دو سکالرشپ بلا تفریق مذہب و عقائد ہر پاکستانی طالب علم کے لئے کھلے ہوں گے اور دو سکالرشپس کے لئے صرف وہ طلباء ہی درخواست بھجوا سکتے ہیں جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ احمدی طلباء اپنے صدر یا امیر اور امیر ضلع کے توسط سے درخواست بھجوائیں۔

شرائط سکالرشپ مندرجہ ذیل ہوں گی :۔

(۱) یہ سکالرشپس صرف اُن طالب علموں کے لئے ہوں گے جنہوں نے ۱۹۷۷ء میں ایم۔اے / ایم۔ایس سی کیا ہوگا۔

(۲) ہر سکالرشپ کی رقم مبلغ ساٹھ پونڈ ماہوار یا اس کے متبادل غیر ملکی کرنسی ہوگی۔ اس سے زائد جو بھی خرچ ہوا اس کی ذمہ واری خود سکالرشپ حاصل کرنے والے پر ہوگی۔ Sponsorship لینے کی ذمہ واری بھی خود انہی کی ہوگی۔

(۳) پاکستان سے باہر جانے اور واپسی کے لئے کوئی سفر خرچ کی رقم نہیں دی جائیگی۔

(۴) منتخب امیدوار سکالرشپ کے حقدار اُسی وقت متصور ہوں گے جب وہ باقاعدہ طور پر کسی بیرونی معیاری یونیورسٹی (Accredited institution) میں داخلہ لے چکے ہوں گے۔ داخلہ لینے کی کارروائی انہیں خود کرنا ہوگی۔

(۵) ربوہ میں انٹرویو کی خاطر آنے کے لئے کوئی سفر خرچ نہ دیا جائے گا۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ۔ربوہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

خاکسار کے ہمزلف برادرم مکرم ونگ کمانڈر ایس۔ایم۔لطیف صاحب کی صاحبزادی عزیزہ عرشی لطیف کے نکاح اور رخصتانہ کی تقریب مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۷ء بمقام بڈابیر (پشاور) منعقد ہوئی۔ برادرم محترم مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ایس سی نے عزیزہ کے نکاح کا اعلان عزیز مکرم نعمان الحق صاحب ایم۔اے ابن محترم ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب (ریٹائرڈ پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور) کے ساتھ بعوض مہر مبلغ دو ہزار پونڈ سٹرلنگ فرمایا۔ بارات ۲۴ دسمبر ۱۹۷۷ء کو لاہور سے آئی اور اُسی دن نکاح اور رخصتانہ عمل میں آئے۔ رخصتانہ کی تقریب میں محترم ایر وائس مارشل محمود الحسن صاحب، متعدد دیگر اعلیٰ آفیسرز اور ان کے اہل خانہ بھی شریک ہوئے۔ لڑکی کے چچا برادرم محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کوئٹہ و بلوچستان، برادرم محترم شیخ محمد اقبال صاحب آف کوئٹہ، لڑکی کے ماموں برادرم محترم ڈاکٹر کرنل محمود الحسن صاحب، لڑکے کے والد ماجد محترم ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب بھی بمع دوسرے رشتہ داروں کے تقریب میں شریک تھے۔ بعد میں مورخہ ۸ جنوری ۱۹۷۸ء کو عزیز مکرم نعمان الحق صاحب بمع اپنی دلہن کے انگلستان روانہ ہوگئے جہاں وہ لنڈن میں بسلسلہ ملازمت مقیم ہیں۔ احباب کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر رنگ میں بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (اخوند فیاض احمد)

شکریہ احباب

ہماری والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نصیر الدین صاحب مرحوم سابق مینیجر اراضیات سندھ کی وفات پر بہت سے عزیز دوستوں نے گھر پر آکر یا بذریعہ خطوط ہمدردی کا اظہار کیا اور ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہم ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ وہ آئندہ بھی ہم کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

عبداللطیف ناصر۔ عبدالرشید ناصر سہگل سٹریٹ
چوبرجی۔ لاہور

قائدین کرام، ناظمین اطفال و سیکرٹریان وقف جدید

کی خدمت میں گزارش ہے کہ براہ کرم وقف جدید کے سال نو (۱۹۷۸ء / ۱۳۵۷ھ) کے وعدہ جات کی مکمل فہرستیں تیار فرما کر جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ فہرستوں کی تیاری کے وقت اس امر کے لئے خصوصی کوشش کی جائے کہ آپ کی مجلس کا ایک بچہ اور بچی بھی اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو (آمین)

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین کرام توجہ فرمائیں

جن مجالس میں تاحال ۱۹۷۸ء کے لئے قائد مجلس کا انتخاب نہیں ہوا براہ کرم جلد انتخاب کروا کر رپورٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم میجر (ریٹائرڈ) چوہدری ابوالخیر صاحب ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور جو محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام سوئٹزرلینڈ۔ محترم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ سابق امام لنڈن و امریکہ و مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب کے برادر حقیقی تھے۔ مورخہ ۱۶/۲ کو بوقت شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے رحلت فرما گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۱۸/۲ کو بعد نماز فجر نماز جنازہ مسجد مبارک کے احاطہ میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں جہاں مرحوم امانتاً دفن ہوئے بعد تدفین محترم صوفی غلام محمد صاحب موصوف ہی نے دعا کروائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے۔ بلند درجات دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(صلاح الدین احمد (مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ)

۲۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عرائض نویس ابن چوہدری حسین بخش صاحب مرحوم آف شورکوٹ حال مقیم ربوہ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۷۸ء بوقت تقریباً گیارہ بجے شب بعمر تقریباً ۴۲ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کی نماز جنازہ از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر مورخہ ۲۷/۲ کو مسجد مبارک میں پڑھائی۔ بعد ازاں بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے پیچھے دو لڑکے اور چھ لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں جو کہ سب کے سب زیر تعلیم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دیکر بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے بھائی بہنوں، بیوہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (چوہدری نذیر احمد برادر مرحوم۔ ربوہ)

۳۔ میری بڑی لڑکی عزیزہ سردار بیگم بعمر ۵۹ سال ۱۲ تبلیغ ۱۳۵۷ھ کو فوت ہو گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے اپنی یادگار دو لڑکے تین لڑکیاں اور دو نواسے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (چوہدری محمد حسین چوہدری والہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم وکیل المال اول تحریک جدید اطلاع دیتے ہیں کہ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد اشرف صاحب دارالعلوم غربی کے دو بچے وظیفے کا امتحان دے رہے ہیں نیز دیگر طلباء و طالبات نے بھی امتحان دیئے ہیں اور کچھ دے رہے ہیں۔

۲۔ مکرم محمد خان صاحب بھٹی رائے ونڈ کے بھائی چوہدری محمد امین صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کا کورس کر رہے ہیں۔

احباب کرام ان سب کی نمایاں کامیابیوں کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹری صاحبان تحریکِ جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے مجاہدین کو متعدد اقسام کی اپنی دستخط فرمودہ سندات جاری کرنا منظور فرمایا ہوا ہے۔ جس کی اطلاع جماعتوں کو بذریعہ الفضل اور سرکلر کر دی گئی ہے مگر معلوم ہوتا ہے سیکرٹری صاحبان تحریکِ جدید نے اس طرف پوری توجہ نہیں فرمائی سو اس کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے:۔

۱ - ایک سند دفتر اوّل دورِ ثانی (۱۹۵۴ء تا ۱۹۷۲ء) کے مجاہدین کے لئے۔

۲ - دوسری سند دفتر دوم کے پہلے انیس سالہ دور (۱۹۴۵ء تا ۱۹۶۳ء) کے مجاہدین کے لئے۔

۳ - تیسری سند دفتر سوم کے پہلے دس سالہ دور (۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۴ء) کے مجاہدین کے لئے

۴ - چوتھی سند اُن معاونینِ خصوصی کے لئے جو کم از کم ایک ہزار روپیہ یا اس سے زیادہ سالانہ متواتر دس سال تک ادا کر چکے ہیں۔

سیکرٹری صاحبان کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جماعت میں ہر نوع کے مجاہدین کی فہرست تیار کر کے دفتر ہذا کو بھجوائیں دفتر ہذا کی طرف سے ان کے لئے مقررہ فارم بھجوائے جائیں گے جن کی خانہ پُری کے بعد مطبوعہ سندات جاری کی جا سکیں گی۔ سیکرٹری صاحبان کی عدم توجہ کے باعث مجاہدینِ کرام انفرادی طور پر دفتر ہذا کو چٹھیاں لکھ رہے ہیں جن کی فوری تعمیل ناممکن ہے اور اس طرح مجاہدینِ کرام کو بلاوجہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس کے تدارک کے لئے سیکرٹری صاحبان سے مکرر درخواست ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

امتحان انصاراللہ سہ ماہی اوّل

قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ امتحان انصاراللہ سہ ماہی اوّل ۲۲ ؍ مارچ / امان کو ہوگا۔ امتحانی سلیبس حسبِ ذیل ہے:۔

ا - ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۵ ربع سوم

ب - لیکچر لدھیانہ

ج - حفظ قرآن کریم (کم از کم ایک رکوع)

د - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس منتخب الہامات مع ترجمہ۔

زعماء کرام مجالس کے اراکین کو امتحان کی تیاری کروائیں۔

نوٹ:۔ لیکچر لدھیانہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

تمام لجنات میں جہاں سات سے پندرہ سال عمر کی بچیاں موجود ہوں (خواہ ان کی تعداد ایک یا دو ہو) ان کی سالانہ تعلیمی سکیم اور نصاب کے مطابق ماہوار رپورٹ دفتر لجنہ مرکزیہ کو لجنہ کی رپورٹ کے ساتھ ارسال کی جائے۔ ناصرات الاحمدیہ کی ماہوار رپورٹیں بہت کم لجنات کی طرف سے آتی ہیں۔ براہِ کرم اس غفلت کی جلد از جلد تلافی کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت نانبائی

جامعہ احمدیہ ربوہ میں ایک مستعد نانبائی کی ضرورت ہے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں مکمل کوائف اور تجربہ کے ساتھ امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام بھجوا دیں۔

تنخواہ حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ دی جائے گی۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

مختلف احمدی جماعتوں میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

۲۰ ؍ فروری (۱۲ ؍ ربیع الاوّل) کو اکثر احمدی جماعتوں نے اپنے اپنے ہاں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل مقامات سے جلسوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں:۔

احمدیہ ہال میگزین لین کراچی۔ اورنگی ٹاؤن کراچی۔ باندھی ضلع نواب شاہ (سندھ) بہاولپور شہر۔ بہاولنگر۔ بھکر ضلع میانوالی۔ پشاور۔ پتوکی۔ تربیلا ڈیم۔ جھنگ صدر جیکب آباد (سندھ)۔ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا۔ چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔ حیدر آباد (سندھ)۔ خانپور ضلع جہلم۔ خانیوال۔ خوشاب۔ ڈرگ روڈ کراچی۔ ڈگری ضلع سیالکوٹ۔ ڈیرہ غازیخان۔ سانگھڑ (سندھ)۔ ساہیوال۔ سرگودھا۔ سکھر (سندھ)۔ شاہدرہ لاہور۔ شکارپور (سندھ)۔ شیخ پور ضلع گجرات۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ فیصل آباد۔ قصور۔ کرتو ضلع شیخوپورہ۔ کرونڈی ضلع خیرپور (سندھ)۔ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان۔ کوہاٹ۔ کوئٹہ۔ کہوٹہ ضلع راولپنڈی۔ کھوکھر غربی ضلع گجرات۔ گجرات۔ گلگشت کالونی ملتان۔ گوٹھ حاجی قمرالدین (سندھ)۔ گوٹھ میاں عبدالسلام (سندھ)۔ لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد لاہور۔ لجنہ اماء اللہ بشیر آباد (سندھ)۔ لودھراں۔ محمود آباد کراچی۔ مرڑ چک ۴۵ ضلع شیخوپورہ۔ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔ منشی والہ ضلع فیصل آباد۔ مورو (سندھ)۔ مونگ ضلع گجرات۔ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔ ناظم آباد کراچی۔ نواب شاہ (سندھ)۔ واہ کینٹ۔ وہاڑی۔

امتحان لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے سالِ رواں میں منعقد ہونے والے امتحان کی تاریخ ۳۰ ؍ جون ۱۹۷۸ء مقرر کی گئی ہے۔ ۱۶ ؍ فروری کے الفضل میں تینوں معیاروں کا نصاب شائع ہو چکا ہے نیز لائحہ عمل ۷۸-۱۹۷۷ء میں بھی تفصیل درج ہے۔ عہدیدار ممبرات اپنے اپنے ہاں امتحان کی تیاری بھی کروائیں اور امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات کی تعداد سے بھی دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو آگاہ کریں کیونکہ پرچہ جات صرف اُنہیں لجنات کو ارسال کئے جائیں گے جو معیّن تعداد سے اطلاع دیں گی۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مورخہ ۲۹ ؍ دسمبر ۱۹۷۷ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں میری چھوٹی بہن عزیزہ امۃ الرؤف سلمہا بنت محترم ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم آف لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم خالد امیر صاحب ایم۔ بی۔ اے ابن مکرم قاری محمد امین صاحب بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے موجب راحت و برکت بنائے۔ آمین

(خاکسار سردار عبدالسمیع۔ لاہور)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم حکیم رحمت اللہ صاحب بنگوی کارکن وکالتِ مال کا پوتا اور مکرم شیخ محمد طفیل صاحب آف اوکاڑہ کا نواسہ ہے۔ قارئینِ الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمرِ دراز عطا فرمائے اور سلسلہ کا مخلص خادم بنائے۔ آمین

(خاکسار شیخ محمد صادق لنڈا بازار لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴